Regd S. No 1411

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا اخبار

المصلح

روزنامہ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

فی پرچہ ۲ ; ماہانہ ۳/۱۲

جلد ۵ | ۱۲ ؍ شہادت ۱۳۳۲ھش ۔ ۱۲ ؍ اپریل ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۳

کوریا میں جنگی قیدیوں کے تبادلے کے متعلق سمجھوتے پر دستخط ہو گئے

امریکہ، روس اور اقوام متحدہ کے حلقوں کی طرف سے سمجھوتے کا خیر مقدم

ٹوکیو ۱۱ ؍ اپریل۔ آج صبح پن منجوم میں بیمار جنگی قیدیوں کے تبادلے کے متعلق سمجھوتے پر دستخط ہو گئے۔ قیدیوں کا تبادلہ آج سے چند روز بعد شروع ہو کر ایک ماہ کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔ معاہدے پر اقوام متحدہ کی طرف سے ریئر ایڈمرل جان ڈینیئل نے اور کمیونسٹوں کی طرف سے میجر جنرل لی سینگ چو نے دستخط کئے۔ کمیونسٹ کل ۶۰۵ جنگی قیدی رہا کریں گے۔ ان میں ۴۵۰ جنوبی کوریا کے باشندے ۱۲۰ امریکی اور ۲۰ انگریز ہوں گے۔ باقی ۱۵ قیدیوں میں کینیڈا ترکی اور ہالینڈ کے زخمی سپاہی شامل ہیں اس کے بالمقابل اتحادیوں نے جن بیمار اور زخمی قیدیوں کو واپس کرنا منظور کیا ہے۔ ان کی تعداد ۵۸۰۰ ہے۔ ان میں شمالی کوریا کے ۵۱۰۰ باشندوں کے علاوہ ۷۰۰ چینی بھی شامل ہیں۔ قیدیوں کا تبادلہ خاص مرکزوں میں ہو گا۔ جو پن منجوم کے غیر جانبدار علاقے میں قائم کئے جائیں گے۔ ایڈمرل ڈینیئل نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ کمیونسٹ نمائندوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ عارضی صلح کی بات چیت جلد سے جلد شروع کی جائے۔ امریکہ اور اقوام متحدہ کے حلقوں میں سمجھوتے کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ محکمہ خارجہ کے افسروں نے سمجھوتے پر دستخط ہونے کی اطلاع سنکر کہا یہ بہت اچھی خبر ہے اقوام متحدہ کے حلقوں میں اس سمجھوتے کو عارضی صلح کی جانب ایک اہم قدم سے تعبیر کیا گیا۔ اسی طرح روس کے اخبار "پراودا" نے ایک ادارتی مقالہ میں سمجھوتے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ قضیۂ کوریا کے منصفانہ حل کے سلسلے میں یہ پہلی کامیابی ہوئی ہے۔

جاپانی زراعتی وفد کوٹری بیراج دیکھنے جائے گا

کراچی ۱۱ ؍ اپریل۔ جاپانی زراعتی وفد کے اراکین دوشنبہ ۱۳ اپریل کو کوٹری بیراج دیکھیں گے۔ اور وہاں سے حکومت سندھ کے زراعتی تحقیقاتی مرکز کو دیکھنے سکھر جائیں گے۔

ڈاکٹر محمود حسین کے دورہ کا پروگرام

کراچی ۱۱ ؍ اپریل۔ آنریبل ڈاکٹر محمود حسین وزیر تعلیم اور امور کشمیر حکومت پاکستان ۱۲ اپریل ۱۹۵۳ء کو راولپنڈی روانہ ہوں گے اور ۲۲ ؍ اپریل ۱۹۵۳ء کو کراچی واپس آ جائیں گے۔

چین میں مردم شماری

پیکنگ ۱۱ ؍ اپریل۔ چین میں ووٹروں کی کل تعداد معلوم کرنے کے لئے مردم شماری کی جا رہی ہے۔ وہاں عام انتخابات اگلے مہینے شروع ہو رہے ہیں۔ یہ پہلے طے پا چکا ہے۔ کہ جاگیرداروں انقلاب کے مخالفوں اور ان تمام لوگوں کو جن کے حقوق بعض وجوہ کی بناء پر سلب کر لئے گئے ہیں۔ رائے دینے کا حق نہیں ہو گا۔

پاکستان ریڈ کراس کے سکرٹری جنرل نئی دہلی روانہ ہو گئے

کراچی ۱۱ ؍ اپریل۔ صحت عامہ کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر جعفر اور پاکستان ریڈ کراس کے سیکرٹری جنرل ملک صفدر علی خاں آج کراچی سے نئی دہلی روانہ ہو گئے۔ وہ غیر منقسم ہندوستان میں ریڈ کراس کی املاک کے متعلق ہندوستانی حکام سے بات چیت کریں گے۔

قاہرہ میں عرب صحافیوں کی پہلی مشترکہ کانفرنس کا انعقاد

جنرل نجیب کی طرف سے عربوں کے اتحاد کو مضبوط بنانے کی اپیل

قاہرہ ۱۱ ؍ اپریل۔ آج یہاں عرب صحافیوں کی پہلی مشترکہ کانفرنس شروع ہوئی جس کا افتتاح مصر کے وزیر اعظم جنرل محمد نجیب نے کیا۔ کانفرنس میں مصر عراق شام۔ لبنان مراکش لیبیا اور یمن کے نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ کانفرنس میں عرب ممالک کے درمیان خبروں کے تبادلے اور صحافیوں کو سفر کی سہولتیں دینے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں صحافیوں کے لئے ایک جامع ضابطہ اخلاق تیار کرنے کا معاملہ بھی زیر غور آئے گا۔ جنرل محمد نجیب نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے صحافیوں سے اپیل کی کہ وہ عربوں کے اتحاد کو مضبوط و مستحکم بنانے کی پوری کوشش کریں۔ آپ نے کہا میری حکومت اتحاد کے اصول کی حامی ہے۔ اور وہ اس کے لئے برابر کام کرتی رہے گی۔

اٹلی کا تیل بردار جہاز پھر ایادان روانہ ہو گیا

روم ۱۱ ؍ اپریل۔ اٹلی کا جہاز "الیا" ایران سے دوسری بار تیل لانے کے لئے آج پھر ابادان روانہ ہو گیا۔ ادھر "میریلا" جہاز ۴ ہزار ٹن تیل لے کر کل رات وینس پہنچ گیا ہے۔ یہ جہاز ایک مرتبہ پہلے بھی تیل لا چکا ہے۔ نیز اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جاپان کا ایک تیل بردار جہاز بھی تیل لانے کے لئے عنقریب ابادان پہنچنے والا ہے۔

— ہانگ کانگ ۱۱ ؍ اپریل۔ ہند چینی کی ویٹ منہ فوجوں نے لیئوس میں داخل ہو کر فرانسیسی فوجوں کی پہلی دفاعی چوکی سے چند میل کے فاصلہ پر مورچے قائم کر لئے۔

مالاکنڈ کے بجلی گھر سے راولپنڈی کو بجلی ملنی شروع ہو گئی

راولپنڈی ۱۱ ؍ اپریل۔ آج سے راولپنڈی کو گھریلو اور صنعتی ضروریات کے لئے مالاکنڈ سٹیشن سے بجلی ملنی شروع ہو گئی۔ افتتاح کی رسم تعمیرات عامہ کے صوبائی وزیر سردار محمد خان لغاری نے ادا کی۔ بجلی ۲۸ میل لمبی لائنوں کے ذریعہ واہ سے راولپنڈی پہونچائی گئی ہے۔ اس کی مدد سے اب سینکڑوں ٹیوب ویل بھی چلائے جائیں گے۔ جن سے آبپاشی کے علاوہ سیم زدہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے میں بھی بہت مدد ملے گی۔ افتتاحی رسم ادا کرنے کے بعد وزیر موصوف نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کو خوشحال بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ سب صوبے ایک دوسرے کی مدد کے جذبے کے ساتھ کام کریں۔ آپ نے کہا مالاکنڈ سٹیشن سے بجلی کی فراہمی کا انتظام صوبوں کے باہمی تعاون کی ایک نہایت اعلے مثال ہے۔

برما نے چین کی گوریلا فوج کے ایک حصہ کو مار بھگایا

رنگون ۱۱ ؍ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برما نے نیشنلسٹ چین کی گوریلا فوج کو شمالی برما کے تین شہروں سے مار بھگایا ہے۔

پنجاب کے نظم و نسق میں بعض تبدیلیوں کا اعلان

لاہور ۱۱ ؍ اپریل۔ پنجاب کے نظم و نسق میں بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ چنانچہ حافظ عبدالمجید کی جگہ ایک مسٹر آئی یو خان کو چیف سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ حافظ عبدالمجید کمشنر ترقیات مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر اکرام الحق محکمہ خوراک کے سیکرٹری کے علاوہ چیف کمشنر آبادکاری بھی ہوں گے۔ مسٹر فدا حسن کمشنر لاہور ڈویژن مقرر ہوئے ہیں۔ پہلے وہ راولپنڈی ڈویژن اور آبادی کے کمشنر تھے۔ ان کی جگہ اب مسٹر اے کے ملک کو راولپنڈی کا کمشنر مقرر کیا گیا ہے وہ پہلے کمشنر ترقیات کے عہدے پر فائز تھے۔

ملک فیروز خان نون کا عزم کراچی

وزیر اعلے سرحد بھی کراچی پہنچ رہے ہیں

لاہور ۱۱ ؍ اپریل۔ پنجاب کے وزیر اعلے ملک فیروز خان نون آج صبح ریل کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کراچی میں ملک فیروز خان نون وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین سے غذائی صورت حال اور بعض دیگر مسائل پر بات چیت کریں گے پشاور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلے خان عبدالقیوم خان اور گورنر خواجہ شہاب الدین بھی آج شام کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ گورنر پنجاب مسٹر اسمٰعیل چندریگر بھی اسی گاڑی سے مرکزی دارالحکومت میں پہونچیں گے۔ خان عبدالقیوم خان عام انتخابات کے سلسلے میں سندھ کا دورہ کریں گے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام

ایمان کی تشریح۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ ممتاز خصوصیات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

عن عمر الخطاب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الایمان ان تومن باللّٰہ وملٰئکتہ وکتبہٖ ورسلہٖ والیوم الاٰخر وتومن بالقدر خیرہٖ وشرہٖ (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ ایمان یہ ہے۔ کہ تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور یوم آخر یعنی جزا سزا کے دن پر ایمان لائے۔ اور اس کے علاوہ تو خدا کی تقدیر خیر و شر پر بھی ایمان لائے۔

تشریح:۔ اس حدیث میں اسلام کی تعلیم کے مطابق ایمان کی تشریح بیان کی گئی ہے۔ جو چھ بنیادی باتوں پر مشتمل ہے۔

اول:۔ اللہ پر ایمان لانا۔ جو دنیا کا واحد خالق و مالک خدا ہونے کی وجہ سے ایمانیات کا مرکزی نقطہ ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عربی زبان میں اللہ کا لفظ خدائے واحد کے سوا کسی اور کے متعلق استعمال نہیں کیا جاتا۔ اور اس سے مراد ایسی ہستی ہے۔ جو تمام عیوب سے پاک اور تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔

(دوم) فرشتوں پر ایمان لانا جو خدا کی ایک نہ نظر آنے والی مگر نہایت اہم مخلوق ہے۔ فرشتے دنیا کے کاموں کو چلانے کے لئے خدا کی طرف سے پیدا کئے ہوئے اسباب کے نگران ہیں۔ اور فرشتے خدا اور اس کے رسولوں کے درمیان پیغام رسانی کا واسطہ بھی بنتے ہیں۔

(سوم) خدا کی طرف سے نازل ہونے والی کتابوں یعنی خدائی وحی اور خدائی احکام پر ایمان لانا جن کے ذریعہ دنیا کو خدا تعالےٰ کے منشاء کا علم حاصل ہوتا ہے۔ ان کتابوں میں سے آخری کتاب قرآن شریف ہے۔ جس نے پہلی تمام شریعتوں کو جو وقتی اور قومی نوعیت کی تھیں۔ منسوخ کر دیا ہے۔

(چہارم) خدا کے رسولوں پر ایمان لانا جن پر وقتاً فوقتاً الہامی کتابیں نازل ہوتی رہی ہیں۔ اور جو اپنے عملی نمونہ سے خدا کے منشاء کو دنیا پر ظاہر کرتے رہے ہیں۔ ان میں سے آخری صاحب شریعت نبی اور خاتم النبیین ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو سید ولد آدم اور افضل الرسل ہیں۔

پنجم:۔ یوم آخر پر ایمان لانا جو موت کے بعد آنے والا ہے۔ اور جس میں ہر انسان نئی زندگی حاصل کر کے اپنے اچھے یا بُرے اعمال کا بدلہ پائیگا

ششم:۔ تقدیر خیر و شر پر ایمان لانا جو خدا کی طرف سے دنیا میں جاری ہے۔ یعنی اس بات پر یقین رکھنا کہ دنیا میں قانونِ قضاء و قدر اور قانونِ شریعت کی صورت میں جو قانون بھی جاری ہے۔ وہ سب خدا کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اور خدا ہی اس سارے کارخانہ (روحانی اور مادی) کو چلا رہا ہے۔ گویا خدا دنیا کو پیدا کر کے نعوذ باللہ معطل یا علیحدہ نہیں ہو گیا۔ بلکہ وہ دنیا کا عملی حکمران ہے۔ اور اسی کا قانون دنیا میں چل رہا ہے۔ اس نے ہر کام کے متعلق یہ اصول جاری کر رکھا ہے کہ اگر یوں کرو گے۔ تو اس کا اس اس طرح خراب نتیجہ نکلیگا۔ بالفاظ دیگر اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ کہ نہ صرف قانونِ شریعت بلکہ قانونِ قدرت (یعنی لاء آف نیچر) بھی سب خدا کا بنایا ہوا ہے۔ اور وہی اس قانون کا نگران ہے اور پھر وہ اس کا مالک بھی ہے۔ اور ایسے امور میں جو اس کی کسی سنت یا وعدہ یا صفات کے خلاف نہ ہوں۔ وہ اس میں اپنے رسولوں اور نیک بندوں کی خاطر تبدیلی بھی کر سکتا ہے۔ اور کر دیتا ہے۔

پانچ ممتاز خصوصیات

عن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اعطیت خمساً لم یعطھن احد قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض مسجدًا وطھورًا واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحدٍ قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ (بخاری)

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ مجھے خدا کی طرف سے پانچ ایسی باتیں عطا کی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔ اول مجھے ایک مہینے کی مسافت کے انداز کے مطابق خداداد رعب عطا کیا گیا ہے دوسرے میرے لئے ساری زمین مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔ تیسرے میرے لئے جنگوں میں حاصل شدہ مالِ غنیمت جائز قرار دیا گیا ہے۔ چوتھے مجھے خدا کے حضور شفاعت کا مقام عطا کیا گیا ہے۔ اور پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا۔ لیکن میں ساری دنیا اور سب قوموں کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

تشریح:۔ اس حدیث میں ہمارے آقا فداہ نفسی کی پانچ ممتاز خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ جن سے آپؐ کی ارفع شان اور آپ پر خدا تعالےٰ کی غیر معمولی شفقت کا ثبوت ملتا ہے۔

پہلی خصوصیت آپؐ کی یہ ہے کہ آپؐ کو ایک مہینہ کی مسافت کے انداز کے مطابق خداداد رعب عطا کیا گیا۔ اور تاریخ اسلام اس بات کی زبردست شہادت پیش کرتی ہے۔ کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بظاہر کمزوری اور فقر کی حالت کے باوجود ہر دشمن آپؐ کے خداداد رعب سے کانپتا تھا۔ حتیٰ کہ بسا اوقات ایسا ہوا۔ کہ دشمن نے مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کی ایک قلیل جماعت لے کر اس کے مقابلہ کے واسطے نکلے۔ تو وہ آپؐ کی آمد کی خبر سنتے ہی بھاگ گیا۔ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے سب سے بڑے بادشاہ قیصرِ روم کو ایک تبلیغی خط لکھا۔ تو اس نے آپؐ کے حالات سنکر کہا۔ کہ اگر میں اس نبی کے پاس پہنچ سکوں۔ تو آپؐ کے پاؤں دھونے میں اپنی سعادت سمجھوں۔

دوسری خصوصیت:۔ آپ کی یہ ہے کہ آپ کے لئے ساری زمین مسجد بنا دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں ایک مسلمان جہاں بھی اسے نماز کا وقت آ جائے۔ اپنی نماز ادا کر سکتا ہے۔ اور دوسری قوموں کی طرح اسے کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ اس لئے ضروری تھا کہ تا مسلمانوں کے وسیع مجاہدانہ پروگرام میں سہولت پیدا کی جائے۔ اسی طرح آپؐ کے لئے زمین طہارت کا ذریعہ بھی بنا دی گئی جس کا ادنیٰ پہلو یہ ہے۔ کہ اگر پانی نہ ملے۔ تو ایک مسلمان وضو کی جگہ پاک مٹی کے ساتھ تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔ اور یہ پانی اور مٹی کا جوڑ آدم کی خلقت کے پیش نظر رکھا گیا ہے۔ جو قرآنی محاورہ کے مطابق گیلی مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

تیسری خصوصیت آپ کی یہ ہے۔ کہ بخلاف سابقہ شریعتوں کے جن میں غنیمت کے مال کو جلا دینے کا حکم تھا۔ آپ کے واسطے جنگوں میں ہاتھ آنے والا مالِ غنیمت حلال کیا گیا ہے۔ جس میں یہ حکمت ہے۔ کہ ایک تو قوموں کے اموال یونہی ضائع نہ ہوں۔ اور دوسرے ظالم لوگوں کو یہ سبق دیا جائے۔ کہ اگر تم دوسروں پر دست درازی کرو گے۔ تو تمہارے اموال تم سے چھین کر مظلوموں کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں گے۔ اور تیسرے یہ کہ اسلامی غزوات میں کمزور مسلمانوں کے لئے مضبوطی کا سامان پیدا کیا جائے۔

چوتھی خصوصیت:۔ آپ کی یہ ہے۔ کہ آپؐ کو شفاعت کا ارفع مقام عطا کیا گیا ہے۔ شفاعت کے لفظی معنے جوڑ کے ہیں۔ اور اصطلاحی طور پر اس سے مراد عام دعا نہیں ہے۔ بلکہ وہ مخصوص مقام مراد ہے۔ جس میں ایک محبوبِ خدا اپنے دُہرے تعلق کی بناء پر (یعنی ایک طرف خدا کا تعلق اور دوسری طرف بندوں کا تعلق) خدا کے حضور سفارش کرنے کا حق حاصل کرتا ہے۔ اور اس سفارش کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے خدا میں ایک طرف تیرے ساتھ اپنے خاص تعلق کا واسطہ دے کر اور دوسری طرف تیری مخلوق کے لئے (یا فلاں مخصوص فرد کے لئے) اپنے قلبی جذبہ کو تیرے سامنے پیش کر کے تجھ سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اپنے ان کمزور بندوں پر رحم فرما اور انہیں بخش دے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں۔ کہ جب قیامت کے دن لوگوں میں انتہائی گھبراہٹ اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہوگی۔ تو اس وقت وہ تمام دوسری طرفوں سے مایوس ہو کر میرے پاس آئیں گے۔ اور پھر میں خدا کے حضور ان کی شفاعت کروں گا۔ اور میری شفاعت قبول کی جائیگی۔

پانچویں خصوصیت:۔ آپؐ کی یہ ہے۔ کہ جہاں گذشتہ نبی صرف خاص خاص قوموں کی طرف آئے تھے۔ وہاں آپؐ ساری دنیا اور ساری قوموں کے واسطے مبعوث کئے گئے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی خصوصیت اور بہت بڑا امتیاز ہے۔ جس کے نتیجہ میں آپؐ کا خداداد مشن ہر قوم اور ہر ملک اور ہر زمانہ کے لئے وسیع ہو گیا۔ اور آپؐ خدا کے کامل و مکمل مظہر قرار دیئے گئے۔ یعنی جس طرح ساری دنیا کا خدا ایک ہے۔ اسی طرح ساری دنیا کا نبی بھی ایک ہو گیا۔ (چالیس جواہر پارے)

درخواست دعا

امسال غیر معمولی حالات کی وجہ سے احمدی طلباء امتحانوں کے لئے اچھی طرح تیاری نہیں کر سکے اس لئے بزرگانِ جماعت سے گذارش ہے۔ کہ وہ ان تمام احمدی طلباء کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں [illegible] امتحانات میں کامیاب فرمائے۔ آمین (ارب نواز [illegible] ایف۔ ایس۔ سی کراچی)

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۵۳ء

سائنس اور مسلمان

پاکستان میں سائنسی اور صنعتی کونسل کا قیام ایک مستحسن اقدام ہے۔ جس کی ملک کو سخت ضرورت تھی۔ جیسا کہ مسٹر غلام محمد گورنر جنرل نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا ہے۔ ماضی میں صدیوں تک سائنسی مطلع پر ایسے اسلامی تارے طلوع ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے ازمنہ وسطیٰ کے تاریک راستہ کو منور کیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے تجربہ اور مشاہدہ کو سائنسی علوم میں داخل کیا تھا۔ مسلمان سائنسدانوں سے پہلے سائنس محض ایک نظریاتی اور قیاسی علم تھا۔ اور یونانی حکماء نے جو حقائق دریافت کئے تھے۔ ان پر محض قیاسی بحثیں کی جاتی تھیں۔ اور ان پر ہی خیالی عمارتیں کھڑی کر لی جاتی تھیں۔ تجربہ اور مشاہدہ سے انہیں کوئی خاص دلچسپی نہ تھی۔ تجربہ اور مشاہدہ محض ایسے نسخے تلاش کرنے تک محدود تھے۔ جن سے مختلف دھاتوں سے سونا بنانا ممکن ہو سکے۔ اکثر ہوس لوگ جنگلوں میں پھر پھر کر ایسی بوٹیاں تلاش کرتے تھے۔ جن کا پانی مثلاً تانبا یا سیسہ یا پارہ پر ڈالنے سے سونا بن جائے پارہ کو کشتہ کرنا وغیرہ عمل اسی غرض سے کئے جاتے تھے۔ یہ باتیں قدیم سے چلی آتی تھیں۔ مگر کوئی علمی قدم ترقی کی طرف نہیں اٹھایا جاتا تھا۔ مسلمانوں نے اس شغل بیکاری سے فن کیمسٹری ایجاد کیا۔ اور تجربہ و مشاہدہ کو اپنا راہ نما بنا کر کئی ایسی کیمیکل دریافتیں کیں۔ جو آج بھی کیمسٹری کی بنیاد ہیں طبعیات، فلکیات، جر ثقیل وغیرہ علوم و فنون میں کئی ایجادیں کیں۔ جو آج تک بھی وقیع سمجھی جاتی ہیں

مغرب کی موجودہ تجرباتی سائنس کی بنیاد در اصل مسلمانوں ہی نے رکھی تھی۔ اس کی شہادت مغربی سائنسی تاریخ نویسوں کی تصنیفات سے مل سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آہستہ آہستہ اسلامی ممالک کے ملکی حالات تہ و بالا ہوتے گئے۔ جس کی وجہ سے علوم و فنون کی رفتار ترقی بھی مسدود ہو گئی۔

تاتاری یورش اور صلیبی جنگوں نے اسلامی دنیا کا اتحاد و امن بالکل برباد کر دیا۔ حکام دن رات باہم اور اغیار سے جنگوں میں مصروف رہنے لگے۔ اور درباری علماء نے مذہبی تفرقہ بازی شروع کر دی۔ اور ایسی فضا بنا دی کہ علوم و فنون جہاں تھے اس سے آگے نہ بڑھ سکے۔ بلکہ جمود بڑھتا ہی چلا گیا۔ اور آج یہاں تک نوبت پہونچی ہے کہ ہمارے لئے سائنسی تجربہ اور مشاہدہ محض مغربی ایجاد معلوم ہوتی ہے۔ مگر اہل مغرب نے وہاں سے شروع کیا تھا جہاں تک مسلمانوں نے ترقی کی تھی۔ اور آج انہوں نے ایسی ترقیاں کر لی ہیں کہ ہم کو حیرت زدہ کر رہی ہیں۔

مغرب میں آج یہ عالم ہے کہ کوئی چیز نہیں جس کو سائنٹفک نہ بنا لیا گیا ہو۔ وہ علوم جو کبھی نظریاتی کہلاتے تھے۔ وہ بھی اب تجرباتی بنائے جا رہے ہیں۔ بلکہ اہل مغرب نے جذبات اور خیال تک کو ناپنے کے پیمانے ایجاد کر لئے ہیں سائنس کے ذریعہ صنعت اور زراعت میں ان ممالک نے اتنی ترقی کر لی ہے۔ کہ اہل مشرق اپنے ملک میں بیٹھ کر اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے بے شک مغرب کی مادی ترقیوں نے اہل مغرب الحاد کی طرف راہ نمائی کی ہے۔ اور اب وہاں مذہب کا اثر بہت کم ہو چکا ہے۔ مگر یہ سائنس کا قصور نہیں ہے۔ اور نہ یہ مادی ترقیوں کا قصور ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہاں سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ دین کی ترقی نہیں ہوئی اگر ساتھ ساتھ دین کی ترقی بھی ہوتی۔ تو آج سائنس کی ایجادیں دنیا کے لئے خطرہ نہ بنتیں حقیقت یہ ہے کہ مغرب میں جو دین پھیلا ہوا تھا وہ موجودہ عیسائیت تھی جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ اور یوم الدین کے متعلق غلط اعتقادات پر رکھی گئی تھی۔ اور جو حقیقی دین کو بگاڑ کر بنا لئے گئے تھے۔ سائنسی ترقی ایسے اعتقادات کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس لئے جوں جوں سائنس اور علوم میں ترقی ہوتی گئی عیسائیت کے خدا تعالیٰ اور حیات بعد الموت کے متعلق غلط اعتقادات کے ساتھ ساتھ حقیقی دین کے اصول بھی نظر سے اوجھل ہوتے چلے گئے اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ فطری دین ہے۔ اور اس میں غلط اعتقادات کی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام کا دعویٰ صحیح ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا موجودہ مسلمان قرآن پاک کی تعلیم پر عمل کر رہا ہے۔ کیا موجودہ مسلمان علماء۔ اسلام کی صحیح تعلیم اپنے قول و فعل سے دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ اگر مسلمان اقوام اسلام کے اصولوں پر عملاً قائم رہتیں۔ تو جو سائنسی ترقی آج مغرب کر رہا ہے۔ وہ مسلمان اقوام بھی کر رہی ہوتیں۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ مغرب کے پاس اگرچہ دین نہیں سائنس تو ان کے پاس موجود ہے۔ اس لئے جہاں تک مادی ترقیوں کا تعلق ہے۔ وہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

بے شک مسلمانوں کے پاس قرآن پاک اور اسوۂ رسول اللہ موجود ہیں۔ مگر کیا ہم ان پر عمل کر رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر آج ہم قرآن پاک اور اسوۂ رسول اللہ پر عمل کر رہے ہوتے، تو مغرب الحاد کی طرف نہ بڑھتا چلا جاتا۔ نہ مغرب آج بے دین ہوتا اور نہ مشرق مغرب کی سائنسی ترقیوں کی وجہ سے اس کا غلام ہوتا۔

مشرق بے شک بیدار ہو گیا ہے۔ مگر بیدار ہو کر اس نے کیا دیکھا ہے۔ یہی کہ جتنی ترقی مغرب اس وقت کر چکا ہے اس کا قیاس بھی مشکل ہے۔ پھر ہم کو کہاں سے شروع کرنا چاہیئے؟ جہاں تک مادی ترقی کا تعلق ہے ہمیں ابھی مدت تک مغرب کی شاگردی کرنا ہے۔ بے شک ہمیں ابھی ایک مدت چاہیئے کہ ہم ترقی کرتے کرتے اس معیار تک پہنچ جائیں۔ کہ ہم بھی مغرب کے برابر ہو جائیں۔ اس کے لئے ہمیں تیز رفتاری کی ضرورت ہے۔ تاکہ یہ مدت کم سے کم ہو سکے مگر دین؟ ہمارے دین کی (اسلام کی نہیں) یہ حالت ہے کہ وہ بجائے مدد و معاون ہونے کے ہماری ترقی کے راستہ میں حائل ہو رہا ہے۔ اگر ہمارا دین یہی ہے جس کا مظاہرہ یہاں پچھلے دنوں ہوا ہے اور اسی ڈگر پر چلے گئے تو قیامت تک ہمیں ان لوگوں کا غلام بنے رہنا ہے جن کے پاس

کتاب "حیاۃ الآخرۃ" کے متعلق ایک معزز غیر احمدی دوست کی رائے

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ حیات بعد الموت کے نازک مگر اہم مسئلہ کے متعلق حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کی ایک معرکۃ الآراء تقریر کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔ جس کا نام ہے "حیات الآخرۃ" یہ کتاب کس پایہ کی ہے۔ اور اس کا مطالعہ کتنا ضروری ہے۔ اس کا اندازہ ذیل کی سطور سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ایک معزز غیر احمدی دوست نے اپنے نجی خطوط میں لکھی ہیں۔ یہ دوست لکھتے ہیں۔

"میں پہلے بہت حد تک مادیت کا قائل تھا۔ لیکن اب بالکل اس بات کا قائل نہیں رہا۔ اب تو قدرت کے نظام کا انتہائی طور پر معتقد ہو گیا ہوں۔ اب میں زیادہ تر مذہبی کتابوں کا شغل رکھتا ہوں منجملہ کتابوں کے برادرم سید ولی اللہ شاہ صاحب کی ایک کتاب حیات الآخرۃ بار بار پڑھنے کے قابل ہے۔ یہ تو ایک دہریہ کو بھی خداوندی نظام کا قائل کر دیتی ہے۔ یہ کتاب لکھ کر انہوں نے بے حد خدمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ایسی کتابیں لکھنے کی استقامت بخشے۔"

"کتاب پڑھنے سے دل و دماغ کو کافی تسکین ہوئی ہے۔ کافی محنت سے یہ کتاب تیار کی ہے۔ اور قرآن مجید سے سب کچھ ثابت کیا ہے۔ اسکے پڑھنے کے بعد سب شک و شبہے دور ہو جاتے ہیں اگر کوئی دہریہ بھی ہو تو اس کتاب کے پڑھنے کے بعد خداوند تعالیٰ کی ہستی کا قائل ہو جاتا ہے۔ میرے کئی ایک دوستوں نے بھی یہ کتاب پڑھی ہے ہر ایک نے تعریف کی ہے"۔ قیمت ایک روپیہ اعلےٰ کاغذ ایک روپیہ ۴؍ تالیف و تصنیف ربوہ سے مل سکتی ہے:

ہفتہ وار جائزہ

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اپنی ہفتہ وار مجالس میں اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ

★ ان کی مجلس کے کتنے اراکین قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں

★ کتنے نماز باجماعت جانتے ہیں۔

★ کتنوں کو اردو لکھنا پڑھنا آتا ہے

★ کتنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں:

اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد ہی کامیاب ہوا کرتے ہیں

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ریا اور حلم کی جنگ بسا اوقات ریا اور حلم کی جنگ ہو جاتی ہے کبھی انسان کا غصہ کتاب اللہ کے خلاف ہو جاتا ہے۔ گالی سنکر اس کا نفس جوش مارتا ہے۔ تقویٰ تو اس کو سکھلاتا ہے کہ وہ غصہ کرنے سے باز رہے۔ جیسے قرآن کہتا ہے۔ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (پارہ ۱۹) ایسا ہی بے صبری کے ساتھ اسے اکثر جنگ کرنا پڑتا ہے۔ بے صبری سے مراد یہ ہے۔ کہ اس کو راہ تقویٰ میں اس قدر دقتوں کا مقابلہ ہے کہ وہ مشکل سے منزل مقصود پر پہنچتا ہے۔ اس لئے بے صبر ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک کنواں پچاس ہاتھ کھودنا ہے۔ اگر دو چار ہاتھ کے بعد کھودنا چھوڑ دیا جائے تو محض یہ ایک بدظنی ہے۔ اب تقویٰ کی شرط یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے احکام دیئے ان کو آخیر تک پہنچائے۔ اور بے صبر نہ ہو جائے۔

راہ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں راہ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں۔ ایک دین العجائز والے جو موٹی موٹی باتوں پر قدم مارتے ہیں۔ مثلاً احکام شریعت کے قائل ہو گئے۔ اور نجات پا گئے۔ دوسرے وہ جنہوں نے آگے قدم مارا۔ ہرگز نہ تھکے۔ اور چلتے گئے۔ حتیٰ کہ منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ لیکن نامراد وہ فرقہ ہے۔ کہ دین العجائز سے تو قدم آگے رکھا۔ لیکن منزل سلوک کو طے نہ کیا وہ ضرور دہریہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے رہے۔ چلہ کشیاں بھی کیں۔ لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا۔ جیسے ایک شخص منصور مسیح نے بیان کیا کہ اسکی عیسائیت کا باعث یہی تھا کہ وہ مرشدوں کے پاس گیا چلہ کشی کرتا رہا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔

استقامت آخر مضطر ہو کر عیسائی ہو گیا۔ سو جو لوگ بے صبری کرتے ہیں۔ وہ شیطان کے قبضہ میں آ جاتے ہیں۔ سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے۔ بوستان میں ایک عابد کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا۔ تو ہاتف یہی آواز دیتا۔ کہ تو مردود و مخذول ہے۔ ایک مرید نے یہ آواز سن لی۔ اور کہا کہ اب تو فیصلہ ہو گیا اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ بہت رویا اور کہا کہ میں اس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ اگر ملعون ہوں تو ملعون ہی سہی غنیمت ہے کہ مجھکو ملعون تو کہا جاتا ہے۔ ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی کہ تو مقبول ہے سو یہ سب صدق و صبر کا نتیجہ تھیں جو متقی میں ہونا شرط ہے۔

یہ جو فرمایا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (پارہ ۲۱) یعنی ہماری راہ کے مجاہد راستہ پا دیں گے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ

مجاہد کا کام اس راہ میں پیمبر کے ساتھ مل کر جد و جہد کرنا ہوگا۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں۔ بلکہ جان دینے کے لئے تیار رہنا اس کا کام ہے۔ سو متقی کی نشانی استقامت ہے جیسے کہ فرمایا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الخ یعنی جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے۔ اور استقامت دکھائی۔ اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے۔ اور وہ اللہ کو پہچانتا اور کسی ابتلاء اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرتا ہے۔ ضرور اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مورد مخاطبہ و مکالمہ الٰہی انبیا کی طرح ہوگا۔

ولی بننے کے لئے ابتلاء ضروری ہیں بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر عرش پر پہنچ جائیں۔ اور واصلین سے ہو جائیں۔ ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں اور انبیاء کے حالات کو دیکھیں۔ یہ غلطی ہے جو کہا جاتا ہے کہ کسی ولی کے پاس جا کر صد ہا ولی فی الفور بن گئے اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے۔ کہ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ (پارہ ۲۰) جب تک انسان آزمایا نہ جائے فتن میں نہ ڈالا جاوے۔ وہ کب ولی بن سکتا ہے۔

ایک مجلس میں بایزیدؒ وعظ فرما رہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا۔ جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسمٰعیل کو لے لیا کیونکہ وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں۔ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (پارہ ۴) سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آ گیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں۔ اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزید پر ظاہر کیں۔ تو انہوں نے ایک قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا۔ کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے۔ اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفا چیز ہوں۔ اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں۔ لیکن نیچے ہوں۔ اس کا باعث کیا؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں، تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں۔ جس کے باعث یہ مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا۔ جب میں بویا گیا، زمین میں مخفی رہا۔ خاکسار ہوا۔ پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا۔ بڑھنے نہ پایا، کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔ کولھو میں پیسا گیا۔ پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی۔ کیا ان مصائب کے بعد بھی میں بلندی حاصل نہ کرتا۔

اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔ یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال خام ہے۔ کہ فلاں شخص کے پاس جا کر بلا مجاہدہ و تزکیہ ایکدم میں صدیقین میں داخل ہو گیا۔ قرآن شریف کو دیکھو کہ خدا کس طرح تم پر راضی ہو۔ جب تک نبیوں کی طرح تم پر مصائب و زلازل نہ آویں۔ جنہوں نے بعض وقت تنگ آ کر یہ بھی کہدیا کہ۔ حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ (پارہ ۲) اللہ کے بندے ہمیشہ بلاؤں میں ڈالے گئے۔ پھر خدا نے ان کو قبول کیا۔

ترقیات کی دو راہیں صوفیوں نے ترقیات کی دو راہیں لکھی ہیں ایک سلوک دوسرا جذب۔ سلوک وہ ہے جو آپ عقلمندی سے سوچ کر اللہ و رسول کی راہ اختیار کرتے ہیں جیسے فرمایا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پارہ ۳) یعنی اگر تم اللہ کے پیارے بننا چاہتے ہو تو رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرو۔ وہ ہادی کامل وہی رسول ہیں۔ جنہوں نے وہ مصائب اٹھائیں کہ دنیا اپنے اندر نظیر نہیں رکھتی، ایک دن بھی آرام نہ پایا۔ اب پیروی کرنے والے بھی حقیقی طور سے وہی ہوں گے جو اپنے متبوع کے ہر قول و فعل کی پیروی کریگا۔ سہل انگار اور سخت گذار کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں آوے گا۔ یہاں جو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا تو سالک کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اول رسول کریمؐ کی مکمل تاریخ دیکھے اور پھر پیروی کرے۔ اسی کا نام سلوک ہے۔ اس راہ میں بہت مصائب و شدائد ہوتے ہیں اور سب کو اٹھانے کے بعد ہی انسان سالک ہو چلتا ہے۔

اہل جذب کا درجہ اہل جذب کا درجہ سالکوں سے بڑھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ انہیں سلوک کے درجے پر ہی نہیں رکھتا۔ بلکہ خود ان کو مصائب میں ڈالتا۔ اور جاذبہ ازلی سے اپنی طرف کھینچتا ہے کل انبیاءؑ مجذوب ہی تھے جس وقت انسانی روح کو مصائب کا مقابلہ ہوتا ہے۔ ان سے فرسودہ کار اور تجربہ کار ہو کر روح چمک اٹھتی ہے جیسے کہ لوہا یا شیشہ اگرچہ چمک کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ لیکن صیقلوں کے بعد ہی مجلیٰ ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اس میں منہ دیکھنے والے کا منہ نظر آ جاتا ہے۔ مجاہدات بھی صیقل ہی کا کام کرتے ہیں۔ دل کا صیقل یہاں تک ہونا چاہیئے کہ اس میں سے بھی منہ نظر آ جاوے۔ منہ کا نظر آنا کیا ہے۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ کا مصداق ہونا۔ سالک کا دل آئینہ ہے جس کو مصائب، شدائد اس قدر صیقل کر دیتے ہیں کہ اخلاق النبی اس میں منعکس ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب مجاہدات اور تزکیوں کے بعد اس کے اندر کسی قسم کی کدورت یا کثافت نہ رہے۔ تب یہ درجہ نصیب ہوتا ہے۔ ہر ایک مومن کو ایک حد تک ایسی صفائی کی ضرورت ہے کوئی مومن بلا آئینہ ہونے کے نجات نہ پائے گا۔ سلوک والا خود یہ صیقل کرتا ہے اپنے کام سے مصائب اٹھاتا ہے۔ لیکن جذبہ والا مصائب میں ڈالا جاتا ہے۔ خدا خود اس کا مصقل ہوتا ہے۔ اور طرح طرح کے مصائب و شدائد سے صیقل کر کے اسکو آئینہ کا درجہ عطا کر دیتا ہے۔ دراصل سالک و مجذوب کا ایک ہی نتیجہ ہے۔ سو متقی کے دو حصے ہیں۔ سلوک و جذب۔

تقویٰ جیسا کہ میں بیان کر آیا ہوں کسی قدر تکلف کو چاہتا ہے اسی لئے فرمایا کہ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (پ ۱) اس میں ایک

ایمان بالغیب تکلف ہے مشاہدہ کے مقابل ایمان بالغیب لانا ایک قسم کے تکلف کو چاہتا ہے۔ سو متقی کے لئے ایک حد تک تکلف ہے۔ کیونکہ جب وہ صالح کا درجہ حاصل کرتا ہے تو پھر غیب اس کے لئے غیب نہیں رہتا کیونکہ صالح کے اندر سے ایک نہر نکلتی ہے۔ جو اس میں سے نکل کر خدا تک پہنچتی ہے۔ وہ خدا اور اس کی محبت کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے کہ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ جب تک انسان پوری روشنی اسی جہان میں نہ حاصل کر لے۔ وہ کبھی خدا کا منہ نہ دیکھے گا۔ سو متقی کا کام یہی ہے کہ وہ ہمیشہ ایسے سرمے تیار کرتا رہے۔ جس سے اس کا روحانی نزول الماء دور ہو جاوے۔ اب اس سے ظاہر ہے کہ متقی شروع میں اندھا ہوتا ہے۔ مختلف کوششوں اور تزکیوں سے وہ نور حاصل کرتا ہے۔ پس جب سوجاکھا ہو گیا اور صالح بن گیا۔ پھر ایمان بالغیب نہ رہا اور تکلف بھی ختم ہو گیا۔ جیسے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بِرَأْیِ الْعَیْن اسی عالم میں بہشت و دوزخ وغیرہ سب مشاہدہ کرا دیا گیا۔ جو متقی کو ایمان بالغیب کے رنگ میں ماننا پڑتا ہے۔ وہ تمام آپؐ کے مشاہدہ میں آ گیا۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ اگرچہ متقی اندھا ہے اور تکلف کی تکلیف میں ہے۔ لیکن صالح ایک دار الامان میں آ گیا ہے۔ اور اس کا نفس نفس مطمئنہ ہو گیا ہے

غیر ممالک میں مساجد کا قیام

از مکرم عبد الرشید صاحب

اسلامی معاشرے میں جو مقام مساجد کو حاصل ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ حقیقت میں مساجد کا وجود اسلامی معاشرے میں دل و دماغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وہ مرکز ہے جو اسلامی معاشرے کے اندر چلنے والی تمام زندگی بخش تحریکوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ عرب کے مٹھی بھر فاقہ مستوں کی وہ عظیم الشان فتوحات جن کو پڑھ کر آج بھی دلوں پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے۔ ان کے نقشے انہی مسجدوں میں بنتے تھے۔ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا راز بھی انہی مسجدوں میں مضمر ہے۔

مسلمانوں کی ہر ایک آبادی میں ایک یا ایک سے زیادہ مساجد ضرور ملیں گی۔ مسلمانوں کی اس گئی گذری حالت میں بھی انہیں ایک لاشعوری احساس ضرور ہے کہ مسجد ان کے معاشرے کا جزوِ لاینفک ہے۔ اور آج مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی اگر کوئی یادگار ہے۔ تو یہی مساجد ہیں۔

مساجد کو ایک بڑی تبلیغی اہمیت بھی حاصل ہے۔ ان میں ایک ایسی دلکشی ہوتی ہے۔ کہ غیر مسلم کسی نہ کسی حد تک ان کی طرف ضرور کھنچتے ہیں مسلمانوں کا صد درجہ سادہ طریقِ عبادت نمازیں ان کی تکلف سے آزاد حرکات و سکنات، اپنے خالقِ حقیقی کے سامنے ان کا عجز و انکسار اور امام کی اطاعت یہ سب ایسی چیزیں ہیں کہ ہر شخص کو اپنی طرف ضرور متوجہ کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم ممالک میں۔ جہاں مسجدیں خال خال ہیں۔ ملکہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ مسجدیں قابلِ دید مقامات میں شمار کی جاسکتی ہیں۔ اگر کوئی مسلمان یورپ کے کسی ایسے شہر میں پہنچے جہاں کوئی مسجد ہو تو۔ اسکی لازمی طور پر یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس مسجد کو کم سے کم ایک بار ضرور دیکھے سیاح اور تفریح کے متلاشی بھی وقتاً فوقتاً مسجد کو دیکھنے کے لئے آتے رہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن یوں تو دنیا کے بہت سے ممالک میں ہیں۔ مگر مالی ذرائع کی کمی کی وجہ سے۔ جماعت اب تک نسبتاً تھوڑے مقامات پر مسجدیں بنوا سکی ہے۔ تجربے سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ کہ مسجدوں کا وجود تبلیغی مقاصد کے لئے بے حد مفید ہوتا ہے۔ اس واسطے غیر ممالک میں ہمارے ہر تبلیغی مشن کے ساتھ کم از کم ایک مسجد ضرور ہونی چاہیئے۔ اس غرض سے گذشتہ سال مجلس مشاورت کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غیر ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے ایک فنڈ کھولنے کا اعلان فرمایا۔

فی الحال امریکہ۔ ہالینڈ۔ سپین۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں مساجد تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ امریکہ میں مکان تو خرید لیا گیا ہے۔ مگر مسجد ابھی نہیں بنی۔ پھر ہالینڈ ہے یہاں کی مسجد صرف عورتوں کے چندہ سے بنے گی۔ اسی طرح سوئٹزرلینڈ جرمنی فرانس اور سپین میں بھی مسجدیں بنائی جائیں گی۔ ہر مسجد پر اوسطاً ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا اور اس طرح کل سات آٹھ لاکھ روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے۔

اس رقم کے جمع کرنے کیلئے جو طریق تجویز کیا گیا ہے۔ وہ اس قدر سہل ہے کہ یہ رقم جماعت پر بغیر کسی قسم کا بوجھ بنے بڑی آسانی سے مہیا ہو سکتی ہے۔ حضرت اقدس نے جماعت کے مختلف حلقوں کو بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے حسب ذیل رنگ میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔

۱ (الف) وکلاء ڈاکٹر اور پیشہ دار احباب گذشتہ سال کی آمد معین کریں۔ اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ وہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں

(ب) علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے۔ وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔

۲ ملازمین احباب کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے۔ وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے دیا جائے۔

۳ زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زیادہ زمین ہو وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

۴ مزارع احباب جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور دس ایکڑ سے زیادہ مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

۵ بڑے تاجران مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ کمپنیوں والے کارخانوں والے وغیرہ وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے ہر سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیا کریں۔

۶ مستری لوہار مزدور دوست ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں دیا کریں

۷ مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر شادی پر بیٹے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر۔ حسب توفیق کچھ نہ کچھ رقم خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے ضرور دی جائے۔

حضور فرماتے ہیں :-

"...... میں نے تحریک کی تھی کہ خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے۔ مثلاً کسی کی شادی ہوئی ہے تو وہ اس خوشی میں حسب توفیق کچھ چندہ مساجد کے لئے دیدے۔ کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے تو وہ اس خوشی میں کچھ دیدے کسی نے مکان بنایا ہے یا بنانے لگا ہے تو وہ اس خوشی میں کچھ دیدے۔ اگر اس نے پانچ ہزار روپے میں مکان بنایا ہے تو پانچ دس روپے خدا کے گھر کے لئے دے دینا اسکے لئے کونسی بڑی بات ہے۔"

"ہمارا خدا ہم پر بے انتہا احسانات کرتا ہے مگر اس نے اپنا حصہ اتنا تھوڑا رکھا ہوا ہے کہ اگر انسان غور کرے تو اسے شرم آجاتی ہے چوبیس گھنٹہ میں نماز اور ذکر الٰہی پر جتنا وقت صرف ہوتا ہے۔ اگر تم اس کا حساب کرو تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ محض سونے کا وقت جسکے متعلق ہر شخص سمجھتا ہے کہ وہ ضائع چلا گیا ہے۔ وہ بھی نماز اور ذکر الٰہی کے وقت سے زیادہ ہے۔ غرض احکام تو الگ رہے انسان کے سونے کا وقت بھی زیادہ ہے۔ اور نماز روزے کا وقت اسکے مقابلے میں بہت کم ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا حق بہت ہی چھوٹا کر کے رکھا ہے۔ اور اگر اس چھوٹے سے حق کے دینے میں بھی ہمارے دلوں میں انقباض پیدا ہو تو یہ ہماری بڑی بدقسمتی کی علامت ہے۔ کوشش تو ہماری یہ ہونی چاہیئے کہ ہم اپنی ترقی کے قدم کو بڑھاتے چلیں۔ اور قربانیوں کے نئے نئے رستے سوچیں۔ تاکہ ہمیں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل ہو نہ یہ کہ جو رستے ہمارے سامنے آئیں ان پر چلنے کی ہم کوشش نہ کریں"۔

مسجدوں کا قیام قوم کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا۔ کہ جو شخص میرے لئے مسجد بناتا ہے۔ میں اسکے لئے آخرت میں گھر بناتا ہوں۔ پس اگر کوئی شخص نمازیں پڑھتا ہے۔ روزے رکھتا ہے۔ سچ بولتا ہے۔ جھوٹ ظلم اور فریب سے بچتا ہے۔ دین سے محبت رکھتا ہے۔ اور اسکو دنیا میں پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور مسجد کے لئے چندہ دیتا ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوسرا شخص جو مسجد نہیں بناتا اس سے یہ زیادہ یقینی جنتی ہے۔

غرض یہ کام ایسا ہے جس کے ساتھ بڑی بڑی برکات وابستہ ہیں۔ مگر اسکے لئے طریق ایسا نکالا گیا ہے۔ جو کسی پر گراں نہیں گذرتا اور نہ کسی کو کوئی خاص بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"اگر ہماری ساری جماعت کا (سالانہ) چندہ پچھتر ہزار روپیہ کے قریب ہو تو سمجھو۔ کہ قریباً دس گیارہ سال میں جا کر یہ کام پورا ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ہماری جماعت پورے زور سے اس کام کو شروع کر دے۔ تو خدا اس دنیا میں بھی ہمارے گھر بڑھانے شروع کر دے گا۔ یعنی زیادہ سے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک قوم خدا تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ اور صبح شام ان میں نمازیں پڑھتی اور انہیں ہر وقت آباد رکھتی ہو۔ اور خدا اس قوم کے افراد کے گھروں کو ویران کر دے۔ اگر تم اس بات کی کوشش کرو گے کہ خدا کا گھر ویران نہ ہو جائے۔ تو کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ خدا دشمنوں کو اس بات کی توفیق دیدے گا۔ کہ وہ تمہارے گھروں کو ویران کر دیں۔ وہ قوم جو خدا تعالیٰ کے گھر کو آباد رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ معمولی مولوی اور ملا تو الگ رہے بڑی بڑی طاقتیں اور قومیں بھی۔ اگر ان کے گھروں کو ویران کرنا چاہیں۔ تو وہ ایسا نہیں کر سکیں۔ گورنروں کی کوٹھیوں پر پولیس کا پہرہ رہتا ہے۔ بادشاہوں کے محلات پر فوجوں کا پہرہ ہوتا ہے۔ لیکن اس قوم کے گھروں کے دروازوں پر خدا کا پہرہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص پولیس کے پہرہ میں سے آگے نکل نہیں سکتا۔ تو کونسا ماں کا بچہ ایسا ہے۔ جو خدا کے پہرہ سے گذرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ پس یہ ایک برکت کی چیز ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے تمہارے سامنے رکھی ہے مگر اس سے فائدہ اٹھانا تمہارا کام ہے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں :-

"جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے دلوں میں ایک عزم اور ارادہ لے کر کھڑے ہوں۔ کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے"

خدام الاحمدیہ کا سال رواں کا پروگرام

یکم فروری ۱۹۵۲ء سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ سال رواں کے لئے مجلس مرکزیہ نے حسب ذیل پروگرام مرتب کیا ہے۔ یہ پروگرام اصولی ہے۔ اس کی روشنی میں ہر مجلس مقامی حالات کے مطابق اس کی تفصیلات اور طریق کار طے کر سکتی ہے:

۱۔ شعبۂ تبلیغ:۔

(۱) ہر خادم مہینہ میں کم از کم ایک دن تبلیغ کے لئے وقف کرے

(۲) ہر خادم عہد کرے کہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کی پوری پوری کوشش کریگا۔

(۳) رشتہ داروں میں تبلیغ کی طرف خاص توجہ دی جائے۔

اس سکیم کے ماتحت مجالس اپنی اپنی جگہ تنظیم اور تربیت کے ماتحت خدام سے عمل کرائیں اردگرد کے علاقہ کو حلقوں میں تقسیم کر لیا جائے اور وہاں خدام باقاعدگی کے ساتھ جائیں اور ان پر جس قسم کے اعتراضات ہوں۔ وہ نوٹ کر کے قائد کے توسط سے مرکز میں بھجوائیں

۲۔ شعبۂ خدمت خلق:۔

(۱) ہر خادم فرسٹ ایڈ سیکھے۔

(۲) اے آر پی کی تربیت زیادہ سے زیادہ حاصل کی جائے۔

(۳) سٹیشنوں اور لاریوں کے اڈوں پر خدام باری باری جا کر مسافروں کی راہنمائی کریں۔ اور معذوروں کا بوجھ اٹھانے میں مدد کریں

مقامی ڈاکٹروں کے ساتھ بات کر کے خدام کو فرسٹ ایڈ سکھانے کا انتظام کیا جائے اور دیکھا جائے کہ کون کون خادم فرسٹ ایڈ جانتا ہے۔ اور کس حد تک۔ اسی طرح مقامی طور پر اے۔ آر۔ پی کی تربیت حاصل کی جائے۔

۳۔ شعبۂ تجنید:۔

ہر جماعت میں منظم طور پر خدام الاحمدیہ کو قائم کیا جائے۔ کوئی جگہ ایسی نہ رہے۔ جہاں جماعت تو قائم ہو۔ لیکن وہاں خدام الاحمدیہ قائم نہ ہو۔ اگر کسی جگہ ایک ہی ایسا نوجوان ہے تو وہی مجلس خدام الاحمدیہ کے پروگرام پر عمل کرے۔ اور مرکز میں اپنا اندراج کرائے۔ اسی طرح یہ دیکھا جائے۔ کہ ہر مجلس کے جملہ خدام نے فارم وکنیت پُر کر دیا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کیا تو پُر کر کے جلد تر مرکز میں بھجوایا جائے۔ مقامی خدام کا ریکارڈ مکمل طور پر جملہ کوائف کے ساتھ رکھا جائے:

۴۔ شعبۂ اطفال:۔

(۱) اطفال کی تربیت کے لئے تعلیمی نصاب مقرر کیا جائے اور انہیں آوارگی اور فضول کھیلوں سے بچانے کی کوشش کی جائے۔

(۲) اطفال کو روزانہ کم از کم نصف گھنٹہ کے لئے جمع کر کے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔

(۳) ہر ایسی جگہ جہاں خدام الاحمدیہ قائم ہے مجلس اطفال کا قیام نہایت ضروری ہے اور ان کی تربیت کے لئے خاص مربی مقرر کرنے چاہئیں:

۵۔ شعبۂ تحریک جدید:۔

(۱) ہر خادم کو جو دفتر اول میں شامل نہیں دفتر دوم میں شامل کیا جائے۔

(۲) سال رواں کے وعدہ جات اور بقایا جات کی وصولی میں مدد دی جائے۔

۶۔ شعبۂ وقار عمل:۔

(۱) ہر روز آدھ گھنٹہ مجلس کے کام کے لئے وقت دینے اور ماہانہ اجتماعی ہاتھ کا کام کرنے کو مجلس میں رائج کیا جائے۔

۷۔ شعبۂ تربیت و اصلاح:۔

(۱) احمدی نوجوانوں کو تمباکو نوشی سے منع کیا جائے۔

(۲) نماز با جماعت کی پابندی کرائی جائے۔

(۳) احمدی تاجروں میں سچ اور دیانت کا مادہ پیدا کیا جائے۔

۸۔ شعبۂ مال:۔

(۱) دفتر مرکزیہ کی عمارت مکمل کرنے کے لئے بقیہ رقم فراہم کی جائے۔

(۲) ماہانہ چندہ شرح کے مطابق وصول کیا جائے۔

۹۔ ایثار و استقلال:۔

(۱) ہر ہفتہ مجالس عاملہ مقامی کے اجلاس باقاعدگی سے ہوں۔ اور ان میں جائزہ لیا جائے کہ سکیموں پر کس حد تک عمل ہوا۔ اور آئندہ کیا کرنا ہے۔

(۲) ہر مقامی مجلس اپنا دفتر قائم کرے۔ جہاں بیٹھ کر اراکین پروگرام پر عمل کرنے کی تدابیر سوچ سکیں:

(۳) ہر مجلس مرکز میں اپنے کام کی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک بھجوا دے۔

۱۰۔ شعبۂ تعلیم:۔

خدام کی علمی صلاحیتوں کے اعتبار سے خدام کے مندرجہ ذیل تین مدارج مقرر کئے جائیں

(۱) پہلا طبقہ ناخواندہ خدام جو اردو لکھنا پڑھنا اور قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے۔

(۲) دوسرا طبقہ۔ خدام جکی تعلیم مڈل یا مڈل کے مساوی ہے۔ اور دینیات کے لحاظ سے قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ نماز جانتے ہیں

(۳) تیسرا طبقہ تمام خدام جو مڈل سے اوپر تعلیم رکھتے ہیں

ان تینوں طبقات کے لئے رسالہ کورس مقرر کر دیا گیا ہے۔ ہر سال مقررہ نصاب کا امتحان مرکز کی طرف سے ہوگا۔ پرچہ بنا کر مرکز مجالس کو بھجوائے مجالس خود انہیں نمبر دیں۔ اور اپنے خدام کے اسماء معہ نمبر اور اول آنے والے کا پرچہ مرکز میں بھجوا دیں۔ مجموعی اعلان مرکز کرے گا۔ اس طرح تین سالوں میں پھیلے ہوئے کورس کا مکمل امتحان دینے کے بعد آخری سال سند دی جائیگی۔ اور اول و دوم و سوم رہنے والوں کو انعام دیا جائیگا۔

۱۱۔ شعبۂ ذہانت و صحت جسمانی:۔

(۱) ہر خادم کسی ایک کھیل میں ضرور حصہ لے۔

(۲) کھیلوں کا شوق پیدا کرنے کے لئے مختلف کلبوں کا اجرا کیا جائے۔ کوشش کی جائے کہ ہر خادم باقاعدہ اپنی کلب میں شامل ہو۔ ان کلبوں کی مالی امداد کے لئے مقامی طور پر سرپرست تلاش کئے جائیں۔

(۳) ہفتہ میں ایک دفعہ قریبی حلقوں کے آپس میں میچ کرائے جائیں۔

(۴) ہر ماہ کے آخر میں ان مقابلوں کو زیادہ وسعت کے ساتھ کرایا جائے۔

(۵) سال میں ایک دفعہ سارے ضلع کے خدام کا ایک ٹورنامنٹ کرایا جائے۔

(۶) دیہاتی مجالس اپنے ماحول کے مطابق کھیلوں کو رواج دیں۔

(۷) مجالس اپنے اپنے بہترین کھلاڑیوں کی ٹیم تیار کر کے مشہور مشہور ٹورنامنٹوں میں بھجوانے کی کوشش کریں۔

(۸) خدام میں نشانہ بازی ہائیکنگ کشتی رانی تیراکی اور گھوڑا سواری کا شوق پیدا کریں۔

(۹) مختلف قسم کے کاریگروں کی فہرستیں تیار کرائی جائیں اور خدام کاریگروں سے وعدے لئے جائیں کہ ہر کاریگر سال میں خدام کی ایک معین تعداد ٹرینڈ کرے۔ مجالس اس مقصد کے لئے زیادہ سے زیادہ خدام تیار کریں جو ٹیکنیکل کام سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اس سال کے آخر تک کم از کم دس فیصدی خدام ضرور کوئی نہ کوئی ہنر سیکھ جائیں۔

مجلس مرکزیہ کی طرف سے مجالس کے لئے آئندہ سال میں کام کرنے کے لئے مندرجہ بالا اصولی کام مقرر کئے گئے ہیں۔ مجالس ان پر عمل کرائیں۔ اور اپنی ماہانہ رپورٹوں میں اس کا ذکر کریں۔ کہ کس حد تک کام ہوا اور باقی کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں:

قطعات

(۱)

اپنوں بیگانوں کے غم کھاتے رہو
اور سراپا ضبط بن جاتے رہو
جبر و استبداد کو سہتے چلو
صبر و استقلال دکھلاتے رہو

(۲)

نالہ و فریاد گو آزاد ہیں
گو ہمیں اذن زباں بندی نہیں
کچھ مقام ایسے بھی آتے ہیں جہاں
لب کشائی بھی خردمندی نہیں

(۳)

پرسشِ احوالِ غم کرتے رہو
دھر کا دکھ درد کم کرتے رہو
دوستوں سے دوستی کا دم بھرو
دشمنوں پر بھی کرم کرتے رہو

عبدالمنان ناہید

روس کے مصالحانہ رویہ کے پیش نظر امریکہ اور برطانیہ کو اپنی جنگی تیاریوں میں کمی نہیں کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۱۰ اپریل۔ ریاست ہائے متحدہ میں مقیم برطانوی سفیر رابرٹ سیکنس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ روس کے نئے مصالحتی لہجے کا بہت محتاط طور پر مطالعہ کرنا چاہیئے۔ سفیر موصوف نے مشرق بعید میں برطانوی اور امریکی پالیسی پر خاص طور سے روشنی ڈالی۔ پریس کی اطلاعات کے مطابق مسٹر رابرٹ میکنس نے کہا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ روس نے نہ صرف کوریا بلکہ تمام دنیا کے بارے میں مصالحتی لہجہ اختیار کر لیا ہے۔ اور یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ سارے مسائل گفت و شنید سے حل کئے جائیں۔ لیکن مغربی ممالک کو اپنی حفاظت کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ مغربی ملکوں کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ کہ وہ اس بات کا پتہ لگائیں کہ آیا روس کا یہ لہجہ واقعی خلوص اور سچے ارادے پر مبنی ہے۔ یا محض ایک مصلحتی چال ہے۔ مغربی ممالک کو کسی طرح بھی ان کاوشوں میں کمی نہ کرنی چاہیئے جو وہ اب تک اپنی قوت مضبوط تر بنانے کے سلسلہ میں کرتے رہے ہیں۔ مسٹر میکنس نے مشرق بعید کا خاص طور پر حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہاں خواہ کچھ بھی تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں۔ لیکن برطانیہ اور امریکہ کو اپنے ان بنیادی اصولوں پر چٹان کی مانند قائم رہنا چاہیئے جن سے اب تک راہ نمائی حاصل کی گئی ہے۔

برطانیہ اور امریکہ کی پالیسی اب تک ان اصولوں پر مبنی رہی ہے کہ حملہ آوروں سے مدافعت کی جائے۔ متحد ہو کر روسی اشتراکیت کے خلاف جدوجہد جاری رکھی جائے۔ اور ایشیا کی قوموں کا زیادہ سے زیادہ اعتماد حاصل کیا جائے۔ ان بڑے اور اہم مقاصد کے مقابلے میں چین کی اشتراکی حکومت کو تسلیم کرنے اور اسکے ساتھ تجارتی تعلقات قائم رکھنے کے مسائل میں جو اختلافات برطانیہ اور امریکہ کے درمیان پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کی اہمیت بہت کم ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے سفیر موصوف نے مندرجہ بالا مسئلوں پر برطانوی ردعمل کی مزید وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ برطانیہ نے اشتراکی چین کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن اسکے یہ معنے ہرگز نہیں کہ برطانیہ اور اس کی تمام پالیسیوں سے پورا اتفاق کرتا ہے۔ اس حکومت کو صرف اس لئے تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ فی الحال چین میں اشتراکی حکومت کا ہی تسلط ہے۔ اور اس بات سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا

حالی مسلم ہائی اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد

کراچی ۱۰ اپریل۔ آج یہاں حالی مسلم ہائی اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کرتے ہوئے وزیر تعلیم ڈاکٹر محمود حسین نے مولانا الطاف حسین حالی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور کہا۔ کہ انہوں نے ایک ایسے وقت میں جبکہ مسلمان سیاسی اور سماجی اعتبار سے بہت پست ہو گئے تھے۔ مسلمانوں کی شاندار خدمات انجام دیں۔ انہوں نے اردو شاعری اور ادب میں ایک نئی طرز کی بناء ڈالی۔ جس کی اس وقت بہت ضرورت تھی۔ مولانا نے عورتوں اور بیوگان کے حقوق کے لئے بھی جدوجہد کی۔ وزیر تعلیم نے یقین دلایا۔ کہ حکومت حالی مسلم ہائی اسکول کی ہر ممکن امداد کرے گی۔

کھوڑو کی مسلم لیگ کا رنگ الگ ہوگا

حیدرآباد ۱۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ سندھی انتخابات میں مسٹر کھوڑو کی "مسلم لیگ" کا ایک علیحدہ رنگ ہوگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر کھوڑو نے انتخابی کمشنر مسٹر ہاشم رضا سے درخواست کی ہے۔ کہ ان کی سندھ مسلم لیگ کا رنگ سفید اور ہری پٹیوں کا رکھا جائے۔ سندھ عوامی محاذ نے سفید رنگ مانگا ہے۔ پیر کو رنگوں کے متعلق فیصلہ دیا جائیگا۔

کراچی کارپوریشن کے انتخابی قواعد میں ترمیم

کراچی ۱۰ اپریل چیف کمشنر کراچی نے کراچی میونسپل کارپوریشن کے انتخابی قواعد میں ترمیم کردی ہے۔ جس کی رو سے اس ووٹر کے جس نے کسی ایک امیدوار کو ایک سے زیادہ ووٹ دیئے ہوں۔ باقی تمام ووٹ منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

پاکستان رفیوجی فنانس کارپوریشن کا خاتمہ

حیدرآباد سندھ۔ ۱۰ اپریل معلوم ہوا ہے۔ پاکستانی رفیوجی فنانس کارپوریشن کو عنقریب ختم کردیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں ابتداء کے طور پر سندھ میں کارپوریشن کا صوبائی بورڈ ختم کیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل جموں کی تحریک پرجا پریشد کے سلسلہ میں فرقہ پرست جماعتوں نے یہاں ستیہ گرہ کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے ماتحت ۴۵ اب تک ۱۷۶ افراد گرفتار ہو چکے ہیں۔ کل ۴۳ فرقہ پرستوں کو سزائے قید کا حکم سنایا گیا۔

مشہور حُر ڈاکو رحیم ہنگورو کو سزائے موت دینے کا فیصلہ

حیدرآباد سندھ ۱۰ اپریل۔ سندھ کے اسپیشل ٹریبونل جج مسٹر غلام حیدر پیر نے حیدرآباد سنٹرل جیل میں سندھ کے مشہور حر ڈاکو رحیم ہنگورو کے خلاف ۵ میں سے تین مقدمات کا فیصلہ سناتے ہوئے اسے پھانسی۔ عمر قید۔ اور ۲۷ سال قید سخت کی سزا دی۔ اگر اپیل میں پھانسی کی سزا ختم ہو گئی تو باقی دونوں سزائیں ایک ساتھ چلیں گی۔ رحیم ہنگورو کے تین ساتھیوں ماشو دریا خاں اور عثمان ہاکو کو دو مقدمات میں سات سات سال اور تین تین سال قید سخت کی سزائیں دی گئیں۔ ان تینوں کی یہ دونو سزائیں ایک ساتھ چلیں گی۔ رحیم ہنگورو کو پھانسی کی سزا کے خلاف سات دن کے اندر اندر اور باقی ملزمین کو باقی تمام سزاؤں کے خلاف دو مہینے کے اندر اندر سندھ چیف کورٹ میں اپیل کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ رحیم ہنگورو نے سکون کے ساتھ سزا کا حکم سنا۔ اور پھر کہا۔ "میں نے اپنے خاندان اور بچوں کو اللہ کے سپرد کیا"۔ پھانسی کی سزا کی توثیق کے لئے ٹریبونل مقدمہ کے کاغذات سندھ چیف کورٹ کو بھیج رہا ہے۔ ان تین مقامات کی تحقیقات اسپیشل سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر محمد رحیم کی نگرانی میں ہوئی تھی۔ استغاثہ کی طرف سے پندرہ گواہ پیش ہوئے۔ صفائی کی طرف سے ایک گواہ پیش ہوا۔ ٹریبونل نے ان مقدمات کی سولہ سماعتیں کیں۔ استغاثہ کی جانب سے اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر مسٹر محمد لطیف گاندھی اور صفائی کی جانب سے مسٹر وحیدالدین احمد اور دیگر وکلا پیروکار تھے۔

جرمنی ڈاکٹروں کا وفد سعودی عرب کو

ریاض ۱۰ اپریل۔ مغربی جرمنی سے گیارہ ڈاکٹروں پر مشتمل ایک وفد عنقریب حجاز پہنچے گا۔ یہ وفد حکومت حجاز کو ایک نئے شفا خانے کی تعمیر کے سلسلے میں مشورہ دیگا۔ جو ریاض میں قائم کیا جائیگا۔ اس شفا خانے کی طرز تعمیر بالکل مغربی ہوگی۔ اور اس میں جدید آلات و سامان مہیا کئے جائیں گے۔

چیف سکرٹریوں کی کانفرنس

ڈھاکہ ۱۰ اپریل۔ آج صبح مشرقی بنگال۔ مغربی بنگال اور آسام کے چیف سکرٹریوں کی کانفرنس شروع ہوگئی۔ جس میں تری پورہ کے چیف کمشنر اور کلکتہ و ڈھاکہ میں پاکستان و بھارت کے ڈپٹی ہائی کمشنروں نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس تین روز تک جاری رہے گی۔

گورنر مغربی بنگال کی موٹر پر سنگباری

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ یہاں ایک قریبی ریلوے اسکول میں گورنر مغربی بنگال میں انعامات تقسیم کر رہے تھے۔ کہ طلباء نے ان کے خلاف مظاہرہ کیا۔ ان کی موٹر سنگباری سے توڑ پھوڑ دی گئی۔ اور سکول کی کھڑکیاں بھی سنگباری سے توڑ دی گئیں۔

ایک اور غیر ملکی تیل بردار ابادان پہنچ رہا ہے

تہران ۱۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۸ ہزار ٹن کا ایک غیر ملکی تیل بردار گیسولین آبادان پہنچ رہا ہے۔ یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ یہ جہاز کس ملک سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک اور اطلاع ہے کہ جاپان سابقہ معاہدہ کے ماتحت ایران سے تیس ہزار ٹن ناصاف تیل برآمد کر رہا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ایک جاپانی تیل بردار خلیج فارس کو بھیج دیا گیا ہے۔

پیرزادہ عبدالستار نوابشاہ میں

سکھر ۱۰ اپریل۔ سندھ الیکشن کمیٹی کے صدر پیرزادہ عبدالستار نواب شاہ کے لئے * روانہ ہوگئے۔ وہ ۱۲ اپریل کو جیکب آباد جائیں گے۔

تہران میں پھر تصادم

تہران ۱۰ اپریل۔ ایرانی مجلس شوریٰ ملی کے سامنے آج پھر ڈاکٹر محمد مصدق اور شاہ ایران کے حامیوں کے مابین تصادم ہو گیا۔ جس میں دو افراد مجروح ہوئے اور ۱۶ کو گرفتار کر لیا گیا۔

مغربی جرمنی کا تختہ الٹنے کی سازش

بون ۱۰ اپریل۔ مغربی جرمنی کی حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک بہت بڑی سازش کا انکشاف ہوا کہا جاتا ہے کہ جنگ کے بعد آج تک اتنی بڑی سازش نہیں ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں ۴۰ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ سازش کو پوری طرح دبا دیا گیا ہے۔

یونیسکو کے نئے ڈائرکٹر جنرل

پیرس ۱۰ اپریل۔ ڈاکٹر ٹورس بوڈٹ نے یونیسکو کی ڈائرکٹری جنرل سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ ان کی جگہ کے لئے لبنان کے ڈاکٹر چارلس مالک کا نام لیا جا رہا ہے۔ یونیسکو کے حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ ڈاکٹر چارلس مالک کی امیدواری کو امریکہ کی حمایت حاصل ہے۔

پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کی ملاقات جون سے قبل نہ ہوسکیگی

کراچی ۱۰ اپریل۔ کراچی کے با خبر حلقوں نے اس خبر کی تصدیق کردی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی ملاقات وسط جون ۵۳ء سے پہلے نہیں ہوسکے گی۔ ان حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ کراچی اور نئی دہلی میں اب یہ احساس پیدا ہوگیا ہے۔ کہ جب تک دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم کی ملاقات کی کامیابی کا کافی امکان نظر نہ آجائے۔ اس وقت تک یہ ملاقات قطعی بیکار اور بے سود ہوگی۔ چنانچہ مجوزہ ملاقات سے پہلے پاکستان اور بھارت کے افسروں کے درمیان کافی عرصہ تک تفصیلی گفت وشنید جاری رہنے کا امکان ہے۔ آج یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ غالباً آئندہ ہفتے تک وزارت خارجہ پاکستان کے دو افسر مسٹر آغا ہلالی اور مسٹر اختر حسین نئی دہلی جاکر بھارتی وزارت خارجہ کے افسروں سے بات چیت کریں گے۔ واپسی پر وہ اپنی رپورٹ مرکزی کابینہ اور مختلف وزارتوں کو دیدیں گے۔ اس رپورٹ پر غور کرنے میں کافی عرصہ لگ جائیگا۔ جہاں تک دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم کی مجوزہ ملاقات کا ایجنڈا مرتب کرنے کا سوال ہے۔ یہ کام بھارت اور پاکستان کے سیکرٹریوں کی اس کانفرنس میں ہوگا۔ جو کہ غالباً مئی کے دوسرے یا تیسرے ہفتے میں نئی دہلی میں ہوگی۔ توقع ہے۔ کہ اس کانفرنس میں دونوں وزرائے اعظم کی ملاقات کی تاریخ اور جگہ کا تعین کردیا جائیگا۔ ایک اطلاع یہ ملی ہے۔ کہ بھارت نے پاسپورٹ کے معاہدے کی توثیق کرنے سے انکار کردیا ہے۔ پہلے پروگرام کے مطابق یہ توثیق اسی ہفتہ ہو جانی چاہیئے تھی۔ اس انکار کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اگرچہ پاکستان اس معاہدے کی توثیق پر رضامند ہو گیا تھا۔ اور اس کی باضابطہ اطلاع بھارت کو بھی دے دی گئی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی پاکستان نے بھارت میں اپنے ویزا جاری کرنے والے دفاتر قائم کرنے کے متعلق بھارتی حکومت کو یہ اطلاع دی تھی۔ کہ وزارت مالیات پاکستان کی منظوری حاصل ہوتے ہی یہ دفاتر بھارت میں کھول دیئے جائیں گے۔ بھارت کو اصرار ہے کہ معاہدے کی توثیق سے پہلے یہ معاملہ طے ہو جانا چاہیئے۔ کہ دونوں ملک ہمسایہ ملکوں میں اپنے کتنے ویزا دینے والے دفاتر قائم کریں گے۔

• نئی دہلی میں دونوں ملکوں کے سیکرٹریوں کی کانفرنس منعقد ہورہی ہے۔ سرکاری حلقوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ اس کانفرنس میں سیکرٹریوں کی ایک اور کانفرنس کے لئے ایجنڈا تیار کیا جائے گا۔ سرکاری حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ پیر کو شروع ہونے والی کانفرنس کے لئے پاکستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر اختر حسین اور جوائنٹ سیکرٹری آغا ہلالی اتوار کو دہلی پہنچ رہے ہیں۔ اس کانفرنس میں بھارت کی طرف سے وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر رگھون پلے۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر آر کے نہرو اور وزارت تعلقات دولت مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر بی۔ ایف۔ ایچ۔ بی طیب جی شرکت کریں گے۔ دونوں ملکوں کے سیکرٹریوں کی باقاعدہ کانفرنس غالباً آئندہ مہینے منعقد ہوگی۔ اگر ایجنڈا وقت پر بھی تیار ہو جائے۔ تب بھی یہ قطعی ناممکن ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین اور پنڈت نہرو کی ملاقات ملکہ الزبتھ دوئم کی تاجپوشی سے قبل ہو جائے۔ لیکن یہ یقینی ہے کہ خواجہ ناظم الدین اور پنڈت نہرو کی ایک ملاقات رسم تاجپوشی کے موقع پر لندن میں ہوگی۔ اور جب یہ لندن سے واپس آئیں گے۔ تو اس کے بعد کراچی کی مجوزہ کانفرنس کی کوئی تاریخ مقرر کی جائے گی۔

سندھ اسمبلی کے لئے ۲۹۷ امیدواروں میں مقابلہ ہوگا

کراچی ۱۰ اپریل۔ سندھ کے انتخابات میں اب تک دس امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو چکے ہیں۔ اب باقی کی ۱۰۱ نشستوں کے لئے ۲۹۷ امیدواروں میں مقابلہ ہوگا۔ ان میں ۸۹ مسلم نشستوں کے ۲۴۱ امیدوار ہیں۔ عورتوں کی تین نشستوں کے لئے ۱۰ امیدواروں کا اور ۹ غیر مسلم نشستوں کے لئے ۴۶ امیدواروں کا مقابلہ ہوگا۔ جو سب آزاد ہیں۔ ۸۹ مسلم نشستوں کے لئے ہر جگہ مسلم لیگ نے امیدوار کھڑے کئے ہیں۔ خواتین کی نشستوں کے لئے بھی مسلم لیگی امیدوار ہیں۔ سندھ عوامی فرنٹ کے چالیس امیدوار مختلف حلقوں سے الیکشن لڑیں گے۔

کوئٹہ کے کارڈ ۱۵ اپریل تک جمع کرادیئے جائیں

کراچی ۱۰ اپریل۔ محکمہ سول سپلائی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئٹہ کے جن کارڈوں کی میعاد ۳۱ مارچ ۵۳ء کو ختم ہوگئی تھی۔ ان کے سول سپلائی کے دفتر میں جمع کرانے کی آخری تاریخ ۱۵ اپریل ہے۔ اور اس میں کوئی توسیع نہیں ہوگی۔ لوگوں کو فارم بھر کر فوراً وارڈ راشننگ آفسوں میں دے دینے چاہئیں۔

فرقہ پرستی و تنگ نظری کے مظاہرے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچائیں گے

جکارتہ ۱۰ اپریل۔ اخبار "ممبر انڈونیشیا" نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ پچھلے دنوں پاکستان میں جو مظاہرے ہوئے۔ ہماری رائے میں اسلام کے آئندہ موقف پر ان کا گہرا اثر پڑے گا۔ آل مسلم پارٹیز کونشن نے مظاہروں کا بندوبست کیا ہے۔ خوش قسمتی سے حکومت پاکستان آل مسلم پارٹیز کونشن کی طرح تنگ خیال اور کوتاہ نظر نہیں۔ اور اس نے اس خطرناک تحریک کو دبانے کے لئے قوی اقدام کیا ہے۔ اس تحریک کے صدہا ممبر گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ اور حکومت پاکستان نے اس تحریک کو بھڑکانے کا الزام جماعت احرار پر عائد کیا ہے۔ ہماری مستحکم رائے یہ ہے۔ کہ آل مسلم پارٹیز کنونشن کی یہ تحریک رجعت پسند مسلم حلقوں کی تحریک کی حیثیت سے اسلام کے آئندہ موقف کے لئے خطرناک ثابت ہوگی۔ کیونکہ اس سے بیرونی دنیا پر ظاہر ہوگا۔ کہ اسلام ایک فرقہ پرست تنگ نظر اور ناروا مذہب ہے۔ ساری دنیائے اسلام کے قدیم الخیال طبقوں کو ابھی تک اس امر کا احساس نہیں ہوا۔ کہ اسلام اس وقت ایک بہت بڑی آزمائش سے دوچار ہے۔ کیونکہ اسلام اور عقائد اسلامی کے متعلق دنیا پر یہ ثابت کرنا ضروری ہے۔ کہ کسی جدید العصر اور ترقی پسند مملکت کی بنیاد ان پر نہایت خوش اسلوبی سے رکھی جا سکتی ہے۔ سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ گذشتہ جنگ عظیم سے بہت پہلے نہ صرف یورپ میں بلکہ مسلمان ممالک کے مغربی تعلیم یافتہ حلقوں میں بھی یہ غلط تصور عام ہوگیا تھا۔ کہ اسلام اب کسی عصری مملکت کی بنیاد و اساس بننے کے قابل نہیں رہا۔ اور اس تصور کا ثبوت یہ دیا جاتا تھا۔ کہ ساری دنیائے اسلام زندگی کے ہر میدان میں پسماندہ اور زوال پذیر ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد چونکہ پاکستان و انڈونیشیا کی طرح متعدد ایسی مملکتیں اور قومیں وجود میں آگئیں۔ جن میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ اس لئے اسلام کی آزمائش کا مسئلہ زیادہ سنگین صورت اختیار کرگیا۔

پاکستان میں ۱۳۱ نئے ڈاکخانے

کراچی ۱۰ اپریل۔ محکمہ ڈاک وتار نے دسمبر ۵۲ء تک ۱۳۱ نئے ڈاکخانے کھولے۔ جن میں سے ۹۲ مشرقی بنگال میں اور ۳۹ پنجاب اور صوبہ سرحد میں کھولے گئے۔ گذشتہ مالی سال کے صرف پہلے ۹ ماہ میں کل ۶۴۴ ڈاک خانے کھولے گئے۔

بھارت پارلیمنٹ کے تمام راستے بند ہوگئے

نئی دہلی ۱۰ اپریل - جن سنگھ - ہندو مہاسبھا اور رام راجیہ پریشد کی طرف سے جموں پرجا پریشد کی حمایت میں جو ستیہ گرہ ہو رہا ہے۔ آج وہ پرانی دہلی کی بجائے پارلیمنٹ کے نزدیک شروع ہے۔ فرقہ پرست ہندو مظاہرین نے آج کافی عرصے تک بھارت پارلیمنٹ تک پہنچنے والی تمام سڑکوں کو روکے رکھا۔ پولیس نے چھ مظاہرین کو گرفتار کرلیا۔

اینگلو مصری مذاکرات میں مداخلت نہ کی جائے

قاہرہ ۱۰ اپریل۔ مصر نے حکومت پاکستان سے درخواست کی ہے کہ وہ امریکہ سے کہے۔ کہ نہر سویز سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کے سوال پر برطانیہ اور مصر کے درمیان جو مذاکرات شروع ہونے والے ہیں۔ اس میں امریکہ مداخلت نہ کرے۔ باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے تجویز مان لی ہے۔ اور عنقریب کراچی کے امریکی سفارت خانے کو حکومت پاکستان کی طرف سے یادداشت بھیج دی جائے گی۔

سہروردی کا بیان

کراچی ۱۰ اپریل۔ کل پاکستان جناح عوامی مسلم لیگ کے کنوینر مسٹر حسین شہید سہروردی نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ نواب صاحب ممدوٹ نے میری ورکنگ کمیٹی کی رکنیت قبول نہ کرسکنے کی کچھ وجہ بیان کی ہے۔ میں تفصیلات کا انتظار کر رہا ہوں۔ اور کل تک اس پر تبصرہ کرسکوں گا۔

بھارت کی سرحد پر تین سو انیس حملے

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں کل بتایا۔ ۱۹۵۲ء میں بھارتی سرحد پر ۳۱۹ حادثے پیش آئے جن میں پاکستانی لوگ ماخوذ ہیں۔ ۱۹۵۱ء میں ایسے حادثات کی تعداد ۴۴۲ تھی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ ڈھاکہ پاسپورٹ آفس (بھارتی) نے گذشتہ تین چار مہینوں میں ایک لاکھ چار ہزار ویزا جاری کئے۔